© rasailojaraid.com

مقالات ومضامین

اراکان برما کے مظلوم مسلمان..........عالم اسلام کی مدد کے منتظر

حضرت مولانا محمد حنیف جالندھری مدظلہم
ناظمِ اعلیٰ وفاق المدارس العربیہ پاکستان

گزشتہ کئی دہائیوں سے برما کے مظلوم مسلمانوں پر ظلم کی داستانیں وقتاً فوقتاً میڈیا پر شائع ہوتی رہتی ہیں۔ جب سے سوشل میڈیا عام ہوا ہے ان مظالم کے دلخراش مناظر بھی اس پر آنے لگے ہیں۔ اقوامِ متحدہ نے اپنی ایک قرارداد میں یہ بات بالکل بجا لکھی ہے کہ روئے زمین کی سب سے مظلوم اقلیت اراکان کے مسلمان ہیں۔ اراکان درحقیقت ایک آزاد مسلم ریاست تھی جو روہنگیا مسلمانوں کا آبائی وطن ہے۔ 1784ء تک یہ ایک مستقل آزاد ریاست کی حیثیت سے دنیا کے نقشے پر موجود رہی۔ اس کے بعد برما نے اس پر قبضہ کر کے ایک صوبے کے طور پر اسے اپنے ساتھ ضم کر لیا۔ ایک صدی بعد 1884ء میں برطانیہ نے برما پر قبضہ کیا تو اراکان بھی برطانیہ کے قبضہ میں چلا گیا۔ برطانیہ سے آزادی کی تحریکیں جب برصغیر میں چلیں تو ہندوپاک کی طرح برما بھی آزاد ہوا۔ برما 1948ء میں آزاد ہوا ہے۔ آزاد ہونے کے بعد برما نے اراکان کو ایک صوبے کے طور پر ہی اپنا ساتھ ضم رکھا اور اسے ایک آزاد مسلم ریاست کی حیثیت سے دوبارہ ابھرنے نہیں دیا۔

برما کی حکومت نے جب سے اراکان پر قبضہ کر کے اسے اپنے ساتھ ضم کیا ہے اسی وقت سے اس نے یہ پالیسی اپنا رکھی ہے کہ اس صوبے سے مسلمانوں کا خاتمہ کیا جائے۔ چونکہ یہ ایک آزاد مسلم ریاست تھی اور یہاں مسلمانوں کی ہی اکثریت تھی اس لئے اس نے مسلمانوں کے خلاف وحشت ناک آپریشن کئے اور وقفے وقفے سے مسلمانوں کے خاتمے کے لئے برما حکومت فسادات کی آگ بھڑکاتی رہی ہے۔

1942ء میں بدھسٹوں نے مسلمانوں کے خلاف ایک منظم تحریک شروع کی۔ مارچ 1942ء سے جون 1942ء تک تین ماہ میں ڈیڑھ لاکھ مسلمان شہید ہوئے، اور پانچ لاکھ مسلمان بے گھر ہوئے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

1950ء میں دوبارہ مسلمانوں کے خلاف تحریک اٹھی۔تشدد کا آغاز ہوا اور ہزاروں مسلمان شہید اور بے گھر کیے گئے۔

1962ء میں برما کے اندر فوجی حکومت کا قبضہ ہوا۔برما کی ملٹری حکومت نے اراکان کے مسلمانوں کے خلاف تشدد کا سلسلہ شروع کیا جو وقفہ وقفہ سے 1982ء تک جاری رہا اور اس عرصہ میں بیس لاکھ مسلمان ہجرت کرنے پر مجبور ہوئے اور لاکھوں شہید ہوئے۔

1991ء اور 1997ء میں بھی مسلمانوں پر منظم حملے ہوئے اور ہزاروں مسلمان شہید ہوئے۔

جون 2012ء سے ایک بار پھر دوبارہ مسلمانوں پر حملوں کا آغاز کیا گیا۔یہ حملے اکتوبر 2016ء تک جاری رہے۔رپورٹ کے مطابق ابتدائی پندرہ دنوں میں بیس ہزار سے زائد مسلمان شہید کیے گئے۔

اور اب 25/اگست 2017ء کو ایک بار پھر مسلمانوں کے خلاف آپریشن کا آغاز کیا گیا۔اطلاعات کے مطابق صرف ایک ہفتے کے اندر پندرہ سے بیس ہزار مسلمان جن میں جوان، بوڑھے، بچے اور خواتین کو شہید کر دیا گیا۔

اراکان کے مظلوم مسلمانوں کے ساتھ ایک بڑا المیہ یہ ہے کہ ان کو ہجرت کرنے کے لئے نہ محفوظ راستہ ملتا ہے نہ پڑوسی ملک اسے قبول کرنے کے لئے تیار ہیں۔ان کی سرحد بنگلہ دیش سے ملتی ہے۔بنگلہ دیش نے ان کے لئے اپنے دروازے بند کر رکھے ہیں۔تھائی لینڈ سے بھی ان کی سرحد ملتی ہے لیکن وہ بھی انہیں قبول کرنے کے لئے تیار نہیں۔یوں ہزاروں خاندان کشتیوں میں ساحلوں کے چکر کاٹ رہے اور موت کے بھیانک مناظر کے سوا ان کو دادرسی کی کوئی صورت دکھائی نہیں دے رہی ہے۔

بین الاقوامی سطح پر اراکان کے مسلمانوں کے لئے ہلکی پھلکی آواز اٹھتی رہتی ہے۔ایمنسٹی انٹرنیشنل، ہیومن رائٹس واچ اور اقوام متحدہ نے برما حکومت سے غیر جانبدار تحقیقات کرانے کے مطالبہ کیا ہے۔2012ء میں ان عالمی اداروں کی کوشش سے ایک کمیشن بھی تشکیل دیا گیا مگر عین وقت پر برما حکومت نے اقوام متحدہ کی زیر قیادت کمیشن قبول کرنے سے انکار کر دیا۔نومبر 2016ء میں یو این او کے ایک اعلیٰ سطحی وفد نے متاثرہ علاقوں کا دورہ کیا اور ان مظالم کی رپورٹ مرتب کی لیکن ظلم و جبر کے اس تسلسل میں کوئی فرق نہیں آیا۔

ہم انسانی حقوق کی عالمی تنظیموں، رفاہی اداروں اور پورے عالم اسلام سے اپیل کرتے ہیں کہ انسانی قتل عام کے اس کربناک المیئے کا مداوا کرنے کے لئے آگے بڑھیں، جہاں بے یارومددگار انسانوں کی لاشیں جلتی ہیں، خواتین کی عصمت دری کر کے ان کی ننگی لاشوں کو درختوں کے ساتھ لٹکا دیا جاتا ہے، بچوں کے جسموں کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے بکھیر دیئے جاتے ہیں، جوانوں، بوڑھوں، عورتوں اور بچوں کو ایک خندق میں جمع کر کے اوپر سے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

بلڈوزر چلوا کر انہیں زندہ دفن کردیا جاتا ہے، انہیں زندہ جلا دیا جاتا ہے۔

یہ تمام مناظر تصاویر اور ویڈیو کی شکل میں ساری دنیا دیکھ رہی ہے۔ عالم اسلام دیکھ رہا ہے۔ مسلمان دیکھ رہے ہیں۔ انسانی حقوق کی تنظیمیں دیکھ رہی ہیں لیکن نہ موثر آواز اٹھتی ہے، نہ ضمیر جاگتے ہیں۔ اقوام متحدہ کی ذمہ داری ہے، عالم اسلام کی ذمہ داری ہے کہ پاکستانی میڈیا اور منبر ومحراب سے تعلق رکھنے والے صحافیوں، اہلِ قلم، دانشوروں اور علماء کی ذمہ داری ہے کہ روہنگیا مسلمانوں کے لئے مئوثر آواز اٹھائیں۔ جب تک ظالموں کے درودیوار نہ ہل جائیں، جب تک وہ ظلم سے باز نہ آجائیں، جب تک ان بے بسوں کے زخموں کا مداوا نہ ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ ان بے یار و مددگار مسلمانوں پر کرم فرمائے، ان کی مدد فرمائے، ہماری بے حسی اور غفلت کو دور فرمائے، ایک درد دل رکھنے والا مسلمان یہی کہہ سکتا ہے کہ:

میں بلبل نالاں ہوں اک اجڑے گلستان کا
تاثیر کا سائل ہوں محتاج کو داتا دے

اساتذہ وطلبہ اور شائقینِ علمِ حدیث کے لئے

ایک نادر علمی تحفہ، عظیم خوشخبری اور شہ کار پیشکش

شرح صحیح مسلم

تالیف : شیخ الحدیث مولانا عبدالقیوم حقانی

آغازِ کتاب سے کتاب الصلوٰۃ تک ...... دس جلد مکمل

فی جلد ہدیہ : ۶۰۰ روپے

مکمل دس جلد صفحات: ۵۸۰۰ ...... ہدیہ: ۶۰۰۰ روپے

دینی مدارس کے اساتذہ اور طلبہ کے لئے خصوصی رعایت

القاسم اکیڈمی، جامعہ ابوہریرہ، خالق آباد نوشہرہ، کے پی کے۔

0301-3019928 0346-4010613

© rasailojaraid.com